بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتا پانی میں چلا جائے، تو پانی کا کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بارش میں بعض جگہوں پر پانی جمع ہوجاتا ہے، اگر کتا اس جمع شدہ پانی میں اپنا پاؤں ڈال دے تو کیا وہ پانی ناپاک ہوجائے گا؟ اور اگر کتے کا پاؤں بھی خشک ہو اور زمین بھی خشک ہو، پھر کتا اس زمین پر چل لے تو کیا زمین ناپاک ہوجائے گی؟ برائے کرم دونوں صورتوں کا شرعی حکم ارشاد فرمائیں۔

جواب

کتے کا لعاب ناپاک ہے، مگر اس کا جسم اور دیگر اعضائے بدن پاک ہیں، لہٰذا جب تک کتے کے پاؤں پر نجاست لگی ہونے کا یقینی علم نہ ہو، اُسے ناپاک نہیں کہیں گے، اگر وہ اپنا پاؤں بارش کے جمع شدہ پانی میں ڈال دے تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ البتہ اگر کتے کے پاؤں پر نجاست لگی ہونے کا یقینی علم ہو، یا کتے نے پانی میں اپنا منہ ڈال دیا ہو اور بہر صورت بارش کا جمع شدہ پانی قلیل (دہ دردہ یعنی دو سو پچیس اسکوائر فٹ سے کم) ہو، تو وہ پانی ناپاک ہوجائے گا۔ نیز کتے کے زمین پر چلنے سے زمین ناپاک نہیں ہوجاتی، بلکہ کتے کے پاؤں میں نجاست کی موجودگی اور اس کے زمین پر منتقل ہونے کا اعتبار ہوتا ہے، جس کی مختلف صورتیں بنتی ہیں۔

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: ”واعلم أنه (ليس الكلب بنجس العين) عند الامام، وعليه الفتوى۔۔۔فيباع ويؤجر ويضمن، ويتخذ جلده مصلى ودلوا، ولو أخرج حيا ولم يصب فمه الماء لا يفسد ماء البئر ولا الثوب بإنتفاضه“ ملتقطاً۔ ترجمہ: اور جان لو کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک کتا نجس العین نہیں ہے، اور اسی پر فتویٰ ہے۔۔۔پس اسے بیچا جاسکتا ہے، اجرت پر دیا جاسکتا ہے اور اس کے تلف کرنے پر تاوان لیا جاسکتا ہے، اور اس کی کھال کو جائے نماز اور ڈول کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر (کتا کنویں میں گرجائے، پھر) اسے زندہ نکال لیا جائے اور اس کا منہ پانی کو نہ لگا ہو تو کنویں کا پانی ناپاک نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کے (اپنے جسم سے پانی) جھاڑنے سے کپڑا ناپاک ہوتا ہے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 1، صفحہ 402، 401، دار المعرفہ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”(اگر کتا) کیچڑ وغیرہ پر چلا ہے اور وہیں آدمی برہنہ پا (ننگے پاؤں) چلے تو پاؤں نجس نہ ہوں گے۔ پانی میں بھیگا ہُوا چٹائی پر لیٹے یا بدن جھاڑے اور اس کی چھینٹوں سے کپڑا وغیرہ تر ہوجائے ناپاک نہ ہوگا جب تک بدن پر نجاست نہ ہو۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 4، صفحہ 452، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: ”سوٴر (خنزیر) کے سوا (علاوہ) اگر اور کوئی جانور کوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جِسم میں نَجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو، اور پانی میں اس کا مونھ نہ پڑا تو پانی پاک ہے، اس کا استعمال جائز۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 337، مکتبۃ

المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: "کتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو (پھر بھی) بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لُعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 395، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1332

تاریخ اجراء: 03 ربیع الآخر 1448ھ/16 ستمبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net